76060 ـ مرد پر زنا كى حد واجب ہونے كا وقت

سوال

بندہ زنا كى حد كا مستحق كب ہوتا ہے، آيا جب دونوں ختنے مل جائيں ؟
اور كيا جب جماع باہر ہى كيا جائے، يعنى مرد اپنى منى رحم سے باہر ہى خارج كر دے جس طرح كہ جو لوگ اولاد نہيں چاہتے وہ كرتے ہيں، يا كہ حد كا مستحق اس وقت ہو گا جب مكمل جماع ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

زنا كى حد لگنے ميں دخول شرط ہے، اور وہ مرد كى شرمگاہ عورت كى شرمگاہ ميں داخل ہونا ہے، تو اس وقت دونوں ختنے مل جاتے ہيں، يعنى مرد كے ختنے كى جگہ عورت كے ختنے كى جگہ سے مل جاتى ہے، تو جب دخول ہو جائے تو وہ زنا كا مرتكب ہوگا جس سے حد لگتى ہے، چاہے مرد كا انزال ہو يا نہ ہوا ہو، يا اس نے دخول كرنے كے بعد باہر ہى انزال كر ديا ہو، چاہے، چاہے مرد كا عضو تناسل منتشر ہو اور شہوت ہو يا ايسا نہ ہو.

فقھاء كے ہاں زنا كى حد كےمتعلق متفقہ شروط كے بارہ ميں الموسوعة الفقھية ميں درج ہے:

" فقھاء كے مابين زنا كى حد ميں يہ متفقہ شرط ہے كہ عضو تناسل كا اگلا حصہ، يا اس كے كٹے ہوئے ميں سے كچھ حصہ عورت كى فرج ميں داخل ہو تو حد جارى ہو گى، اور اگر اس نے بالكل داخل ہى نہ كيا ، يا پھر اس ميں سے كچھ حصہ داخل كيا تو اس پر حد نہيں كيونكہ اس نے وطئ نہيں كى، اور اس ميں انزال كى شرط نہيں، اور نہ ہى داخل كرنے كے وقت انتشار اور كھڑا ہونے كى شرط ہے، چاہے انزال ہوا ہو يا نہ حد واجب ہو گى، اس كا عضو تناسل كھڑا ہو يا منتشر ہو يا نہ ہو " انتہى.

ديكھيں: الموسوعة الفقھية (24 / 23).

دوم:

اس كا يہ معنى نہيں كہ انسان جب زنا كى حد تك نہيں پہنچا تو وہ دوسرے حرام كاموں كے ارتكاب ميں سستى و كاہلى كرے؛ بلكہ اس سے وہ زنا بيان كرنا مراد ہے جس سے حد واجب ہوتى ہے، ليكن اجنبى عورت كے ساتھ مرد كى

خلوت کرنا، اور اسے چھونا اور اس سے بوس و کنار کرنا بھی بلا شك و شبہ حرام ہے، مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالی کے عذاب کا خوف اور ڈر رکھتا ہوا اس سے اجتناب کرے، قبل اس کے کہ اسے آخرت کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں رشد و ہدایت سے نوازے، اور ہمیں تقوی و عفت و عمصمت اور غنا عطا فرمائے.

واللہ اعلم .